بعض بزرگوں نے آخر میں اپنی حاجت براری کے لیئے اس عربی رُباعی کو پڑھنا بھی بہت مؤثر اور کارگر بتایا ہے وہ رُباعی یہ ہے

اَیُدْرِکُنِیْ ضَیْمٌ وَّ اَنْتَ ذَخِیْرِیْ اَاُظْلَمُ فِی الدُّنْیَا وَ اَنْتَ نَصِیْرِیْ

فَعَارٌ عَلٰی حَامِی الْحِمٰی وَھُوَ قَادِرٌ اَنْ یُّلْقٰی فِی الْبَیْدَآءِ عِقَالُ بَعِیْرِیْ

قصیدہ نوری

اس فقیر نے قصیدہ غوثیہ کے جواب میں ایک نعتیہ فارسی قصیدہ لکھا ہے یہ فارسی قصیدہ بہت اچھے حال کے زیر اثر اور نہایت قبولیت کے وقت میں اس فقیر کی زبان پر جاری ہوا ہے۔ جو شخص اسے قصیدہ غوثیہ کے بعد میں اور برکت کے لیئے ایک مرتبہ پڑھے گا۔ انشاءاللہ اسے اپنی مراد کے لیئے تیر بہدف اور کارگر پائے گا وہ فارسی قصیدہ ذیل میں ہدیہ ناظرین ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کجائی شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ کجائی چرا در مردم چشم نیائی

تو کہاں ہے اے شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ تو کہاں ہے اور تو مجھے اپنا جلوہ کیوں نہیں دکھاتا اور اپنا دیدار کیوں نہیں کراتا اور میری آنکھوں کی پتلیوں میں کیوں نہیں سماتا

تُو مخمورِ شرابِ کبریائی تُو منظورِ جنابِ مصطفائی ﷺ

تو اللہ تعالیٰ کی وحدت کی شراب سے مخمور اور مستغرق ہے اور تو جنابِ مصطفےٰ کا منظورِ نظر اور محبوب ہے۔

ازاں روزِ ازل مستِ الستی خمر خوارِ خمِ خیر الوارئی

تو روزِ ازل سے ہی مست الست ہے اور تجھے خیر الورایٰ کے شرابِ وحدت کے مٹکے سے محبت کی مطہر اور پاک شراب پینے کی سعادت حاصل ہے

خمیرِ چہار عنصرِ چار یاری عجب عطرِ گلِ خیر النسائی

چہار یار کے چار پاک عناصر سے تیرا خمیر اور فطرت بنی ہے اور فاطمۃ الزہرا خیرُ النساء کے پھُول کا تو عجیب عطر ہے

حسن رضی اللہ عنہ را قرۃ العینی حسینا دلِ آرامِ حُسینِ کربلائی

اے حُسن وجمال کے پیکر تو امام حسن رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور تو کربلا میں شہادت پانے والے امام حسین رضی اللہ عنہ کے دل کا آرام اور سکون ہے

مدینہ علم را تسخیر کردی کلیدِ قفلِ بابِ مرتضائی ﷺ

تو نے علمِ نبوی کے مدینے کو تسخیر کرلیا ہے اور تو علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے باب العلم کے قفل کی کلید اور کنجی ہے

چوں عثمانؓ باحیا عادل چوں عمرؓ　　چوں صدیقیؓ تو در صدق و صفائی

تو حضرت عثمانؓ کی مثل باحیا ہے اور حضرت عمرؓ کی طرح عادل ہے اور تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرح صدق اور صفائی میں صدیق ہے

زبہر قتلِ نفس و دیوِ ملعون　　امیر حمزہؓ شیر خدائی

تو نفس پلید اور شیطانِ ملعون کو قتل کرنے میں حضرت امیر حمزہؓ کی طرح شیرِ خدا ہے۔

بہ مازاغ تو زاغاں راچہ قدرت　　ترا زیبد خطابِ ماطغائی

تیرے مازاغ کے مقام تک کوؤں کو رسائی حاصل نہیں اور صرف تجھے ہی ماطغائی کا خطاب زیب دیتا ہے۔ یہ آیت مازاغ البصر و ماطغی (سورۃ النجم: آیت ۱۷) کی طرف اشارہ ہے۔

چہ عبد القادری امرِ قدیری　　بہ ملکِ احدیت فرمانروائی

تو عبد القادر ہو کر اللہ کی قدرت کا امر اور حکم ہے اور تو اللہ کے ملک اور کائنات کا فرماں روا ہے

توانی کرد زہ قوسِ قضارا　　ولیکن دلربا اہل رضائی

تو قضاءِ الٰہی کی کمان کو کھینچ کر چلا سکتا ہے لیکن اے محبوب تو اللہ کی رضا پر راضی ہے

اغثنی احضروا یا غوث للہ　　بحقِ خالقِ ارض و سمائی

اے غوثِ پاکؓ اللہ کی خاطر جب میں تجھے پکاروں تو میری مدد کے لیئے پہنچ جایا کر اور زمین و آسمان کے خالق کی خاطر مدد فرما

اغثنی مے کنم حافظ بیائی عجب چابک پری رو دلربائی

جب میں تجھے پکارتا ہوں تو تو میری مدد کو پہنچ جایا کرتا ہے تو واقعی بہت تیز پرداز، پری کے جیسے چہرے والا دل ربا ہے

مریداں را مرادے مے برآری بہ طالب ہر مطالب مے نمائی

تو اپنے مریدوں کی مرادیں پوری کر دیتا ہے اور اپنے طالبوں کے تمام مطالبات مکمل کر دیتا ہے

مریدم لا یریدم ذرہ وارم خورم سازی بہ نظر کیمیائی

میں آپ کا ایک ذرے کی مثل ایک ایسا مرید ہوں جس کا اپنا کوئی ارادہ نہیں ہے تو اپنی نظر کیمیا اثر سے مجھے خورشید بنا دیتا ہے

مریدی لاتخف بر دلِ نوشتم نمے ترسم ز شیطانِ دغائی

میں نے آپ کا فرمان مریدی لاتخف (اے مرید خوف اور غم نہ کر) اپنے دل پر لکھ لیا ہے اور اب میں دھوکہ دینے والے شیطان سے بالکل نہیں ڈرتا

مریدی ھم وطب را یاد دارم یقیں دانم کہ تو اہلِ وفائی

اور میں مریدی ہم وطب (ہمت بلند رکھ اور خوش ہو) والے تیرے فرمان کو یاد رکھتا ہوں اور مجھے مکمل یقین ہے کہ تو اہلِ وفا میں سے ہے

گدایاں را دہی شاہی بیکدم که تو اوجِ سعادت را ھُمائی
تو بھکاریوں اور اپنے گداگروں کو پل بھر میں بادشاہ بنا دیتا ہے کیوں کہ تو واقعی سعادت کی بلندیوں کا ھُما (پرندہ) ہے

گدایانِ تو شاہانِ جہانند سزد ما را بدر گاہت گدائی
تیرے در کے گداگر جہان کے شہنشاہ ہیں اور ہمیں تیرے در کی گدائی زیب دیتی ہے۔

خوشا نازیکہ پائے نازنین را نہادہ بر سرِ ہر اولیائی
تو خوبصورت ناز کرنے والا ہے اور تو نے اپنے نازنین اور محبوبانہ قدم تمام اولیا کی گردن پر رکھے ہوئے ہیں

عجب نبود کہ روزے نازنینا خراماں بر سرِ ما ہم بیائی
یہ کوئی عجیب بات نہ ہو گی۔ اے محبوب کہ ایک دن تو ہمارے سروں پر بھی قدم رکھ دے گا

خوشا اے بلبلِ بستانِ باھو رحمتہ اللہ علیہ کہ مدحِ شاہِ جیلانی سرائی
اے سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کے گلشن کے عندلیب! تو خوش قسمت کہ شاہِ جیلانی کی مدح سرائی کر رہا ہے

عجب خوش قسمتی نورِ محمد رحمتہ اللہ علیہ کہ دامن گیر محبوبِ خدائی
اے نور محمد رحمتہ اللہ علیہ! تو بہت خوش قسمت ہے کہ تو نے محبوبِ خدا کا دامن تھام رکھا ہے

حضرت پیر محبوب سُبحانی قدس اللہ سرہ العزیز کا ایک اور قصیدہ بَازِ اَشْھَبْ ہے، جو عوام میں تو اِتنا مشہور نہیں ہے لیکن خواص میں اس قصیدے کا بڑا چرچا ہے اور بہت مؤثر اور مقبول ہے۔ اس کے پڑھنے سے بیشمار فوائد ظاہری اور باطنی حاصل ہوتے ہیں ہم اسکو ذیل میں معہ ترجمہ درج کرتے ہیں۔ اسے بھی ضرور بطورِ وِرد ایک دفعہ روزانہ پڑھنا چاہیئے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

مَا فِی الصَّبَابَۃِ مُنْھَلٌ مُّسْتَعْذَبٌ
اِلَّا وَلِیْ فِیْہِ الْاَلَذُّ الْاَطْیَبُ

وادیٔ عشق میں کوئی ایسی میٹھی نہر نہیں ہے جس میں میرے لئے سب سے زیادہ لذیذ اور شیریں حصّہ نہ ہو۔

اَوْ فِی الْوِصَالِ مَکَانَۃٌ مَّخْصُوْصَۃٌ
اِلَّا وَمَنْزِلَتِیْ اَعَزُّ وَاَقْرَبُ

اور نہ مقامِ وصل میں کوئی ایسا خاص مکان ہے جس میں میری جگہ سب سے زیادہ معزز اور مُقرب نہ ہو۔

وَھَبَتْ لِیَ الْاَیَّامُ رَوْنَقَ صَفْوِھَا
فَحَلَتْ مَنَاھِلُھَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ

مجھے زمانے نے اپنی صفائی رونق کا موقع بخش دیا ہے جس سے اس کے چشمے شیریں ہوگئے اور اس کا مشرب نہایت عمدہ بن گیا۔

وَغَدَوْتُ مَخْطُوْبًا لِکُلِّ کَرِیْمَۃٍ
لَا یَھْتَدِیْ فِیْھَا اللَّبِیْبُ فَیَخْطُبُ

اور ہر پاک باز، بامروّت دُلہن نے مجھے پیغامِ نکاح دیا، جس طرف بڑے

بڑے دانشمندوں کو کبھی دعوتِ پیغام نہیں مِل سکا۔

اَصبحتُ لَا اَملًا وَّلَا اُمنِیَّۃً
اَرجُوا وَلَا موعُودَۃً اَترَقَّبُ

صبح کی میں نے بغیر کسی اُمید اور آرزو کے اُوپر اُمید اور وعدے تیسرے نگہبانی کے۔

اَنَا مِنْ رِّجَالٍ لَّا یَخَافُ جَلِیسُھُمْ
رَیبَ الزَّمَانِ وَلَا یَرٰی مَا یَرھَبُ

مَیں اِن لوگوں میں سے ہُوں کہ جن کے ہم نشینوں کو کوئی خوف نہیں ہے نہ انقلابِ زمانہ کا اور نہ خطرناک واقعات پیش آنے کا۔

قَومٌ لَّھُم فِی کُلِّ مَجدٍ رُتبَۃٌ
عُلوِیَّۃٌ وَّبِکُلِّ جَیشٍ مَّرکَبُ

میری ہم نشین وہ قوم ہے کہ جسے ہر نوع بزرگی میں بڑا بلند مرتبہ حاصِل ہے اور ہر فوج میں اس کے لئے سواری تیار ہے۔

اَنَا بُلبُلُ الاَفرَاحِ اَملَاءُ رَوضُھَا
طَرَبًا وَّفِی العُلیَاءِ بَازٌ اَشھَبُ

مَیں خُوشی اور فرحت کا ایسا بُلبُلِ ہزار داستان ہُوں کہ تمام باطِنی باغ میرے خوشی کے گیتوں سے گونج رہے ہیں اور عالمِ بالا میں تمام طائرانِ عالمِ قدس کے درمیان مثلِ بازِ اشہب یعنی سفید باز کی مانند غالب اور بلند پرواز ہُوں۔

اَضحَت جُیُوشُ الحُبِّ تَحتَ مَشِیَّتِی
طَوعًا وَّمَھمَا رُمتُہٗ لَا یَعزُبُ

محبت کے تمام لشکر میرے ارادے اور مشیت کے ماتحت کر دیئے گئے ہیں
جہاں کہیں میں انہیں ڈالوں، ہِل نہیں سکتے۔

مَا زِلتُ اَرتَعُ فِی مَیَادِینِ الرِّضَا
حَتّٰی وُھِبتَ مَکَانَہٗ لَا تُوھَبُ

مَیں ہمیشہ تسلیم و رضا کے میدانوں میں پھرتا رہا ہُوں، یہاں تک کہ
مجھے وہ مکان عطا کیا گیا جو کسی کو عطا نہیں کیا گیا۔

اَضحَی الزَّمَانَ کَحُلَّۃٍ مَّرقُومَۃٍ
تَزھُو وَنَحنُ لَہٗ طِرَازُ المُذھَبُ

زمانے کی مثال ایک خلعت اور لباسِ مُرصّع کی طرح ہے۔ اور ہم گویا
اُس کے طلائی نقش و نگار ہیں۔

اَفَلَت شُمُوسُ الاَوَّلِینَ وَشَمسُنَا
اَبَدًا عَلٰی فَلَکِ العُلٰی لَا تَغرُبُ

ہم سے پہلے جملہ اولیاء اللہ کے آفتاب ڈوب گئے ہیں، لیکن ہماری
ولایت کا آفتاب ابدالآباد تک نصفُ النّہار بُلندی پر قیامت تک تاباں
اور درخشاں رہے گا۔

حضرت فقیر نور محمد سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر نادر اور معرکۃ الآراء تصانیف

اگر آپ کو اس زمانہ قحط الرّجال میں مذہبی اور روحانی دنیا کے سچے چشم دید حالات اور حقیقی آزمودہ مکاشفات آئینہ نص وحدیث وآیات میں دیکھنے منظور ہیں اگر اپنی پیاری جان اور عزیز اہل وعیال کو ظلمت کدۂ کفر والحاد اور ابدی عذاب سے بچانے کا خیال ہے۔ اگر اسی دنیا میں یقین کے ہر سہ مراتب یعنی علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین کے حاصل کرنے کا ارادہ ہے یعنی اپنی زندگی ہی میں اپنے مذہبی اور روحانی معاملے کو شنید سے دید، دید سے رسید اور رسید سے یافت تک پہنچانے کی خواہش ہے اور آنے والی ابدی سرمدی دنیا میں زندۂ جاوید رہنے اور وہاں کی لطیف غیبی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا اشتیاق ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کے ساتھ ابدی تعلق پیدا کرنے کی آرزو ہے تو مذہب اور روحانیت کی سچی و بے مثل اور نایاب ولاجواب کتابوں کا مطالعہ کریں۔ یہ کتابیں شریعت اور طریقت میں اس زمانے کی بہترین اور مفید ترین تصانیف ہیں۔ مذہب اور روحانیت میں اس قسم کی دلچسپ اور معقول کتابیں نہ پہلے کسی نے لکھی ہے اور نہ آئندہ امید کی جاسکتی ہے ان کتابوں کی اصلی خوبیاں صرف دیکھنے سے ہی معلوم ہوسکتی ہیں۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید اور شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ ان کتابوں کی چند ممتاز اور مخصوص خوبیاں ایسی ہیں جو آپ کو کسی دیگر کتب میں ہرگز نہیں ملیں گی۔

اوّل یہ کہ ان میں جملہ مذہبی حقائق اور روحانی دقائق کو دیگر کتب کی طرح قدیم عسرالفہم اور ناقابل درک و پیچیدہ فلسفیانہ رنگ میں پیش نہیں کیا گیا اور نہ ہی پرانے فرسودہ اور دقیانوسی روایات سے کام لیا گیا بلکہ قرآن اور حدیث کو سائنس اور علم حدیث کی روشنی میں نہایت معقول اور مدلّل طور پر پیش کیا گیا ہے۔

دوم یہ کہ مصنف نے ان کتب میں جملہ مذہبی مسائل اور روحانی حقائق کو ہر دو نقلی اور عقلی دلائل اور براہین سے ثابت کرنے کے علاوہ ان پر اپنے سچے روحانی حالات اور باطنی مکاشفات سے پوری طرح روشنی ڈال کر معاملے کو ظن اور قیاس سے گزار کر درجۂ یقین تک پہنچا دیا ہے چنانچہ تمام عالم غیب یعنی جن ملائکہ اور ارواح کے وجود اور واقعات بعد الممات کے ثبوت میں ایسے دیدہ تجربات اور عینی مشاہدات پیش کیے ہیں کہ جن کے مطالعہ سے وہ جملہ شکوک اور شبہات جو اس زمانے کے ملحدوں نیچریوں، مادہ پرستوں اور باطل فرقہ والوں نے مذہب اور روحانیت کی نسبت پیدا کیے ہیں۔ یکدم دل سے اور دماغ سے کافور ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ برحق شاہدِ حال ہے کہ یہ کتابیں اس زمانے کے الحاد زدہ مسموم قلوب اور کفر آلودہ ماؤف دماغوں کے لئے تریاقِ اکبر اور اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں۔

سوم یہ کہ مصنف نے ان کتابوں میں اپنے خداداد باطنی علم اور روحانی فراست سے قرآنی آیات اور سورتوں کی نہایت نرالی اور اچھوتے معنی المعنی اور تفسیر التفاسیر پیش کر کے ایسا قابلِ فخر کام کیا ہے جس سے قرآن کریم کی

صداقت اور حقانیت کو چار چاند لگا دیئے ہیں اور اب انشاء اللہ کسی ملحد اور بے دین کو یہ کہنے کی ہرگز جرأت نہ ہو سکے گی کہ قرآن کریم معاذ اللہ ایک بے ربط کلام یا دور از عقل اور بعید از قیاس خوارق عادات مجموعہ یا پرانی بے لذت اور بے کیف قصوں اور کہانیوں کا طومار ہے۔ غرض اگر سچ پوچھو تو یہ کتب جملہ مذہبی معلومات اور روحانی کمالات کے حصول کا ایک مکمل دستور العمل اور جامع انسائیکلو پیڈیا ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ اے برادر ناظر! اگر تیرا بخت یاور ہماری بات پر باور ہے اور اگر تو نے ان کتب کو حاصل کر کے ان پر عمل کیا تو یقین جان کہ تو نے اپنا دامن گوہرِ مراد سے بھر لیا اور اگر تو اب بھی ان کتابوں کے مطالعہ سے محروم رہا تو تیری عقل اور قسمت پر افسوس ہے۔ آخر میں حق سبحانہٗ تعالیٰ کی بارگاہ میں استدعا ہے کہ ان کتب کو جملہ کشتگانِ بادیۂ ضلالت کے لئے مشعل راہ، تمام بے بصران کور باطن اور محرومانِ دیدۂ یقین کے لئے نورِ نگاہ اور سالکانِ راہِ طریقت کے لئے خضر راہ بنائے۔ آمین

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ